سید اکرام الحق جاوید

محرم کا جلوس ..... عید میلاد کا جلوس

بات ہے مقابلے کی!

عاشورۂ محرم گزرے چند ہفتے ہوتے ہیں کہ جشنِ عید میلاد النبیؐ آ جاتا ہے......دو مختلف فرقوں کی قوت کے اظہار کا موقع..... اہلِ تشیع 10 روز رو رو کر گزارتے ہیں اور یہ بریلوی 12 روز جشن منا منا کر نہیں تھکتے۔ انہیں نواسے کا غم کھائے جا رہا ہے، انہیں نانا کی خوشی ٹکنے نہیں دیتی..... نہلے پہ دہلا تو سنا تھا مگر دسویں پہ بارھویں نہیں دیکھی تھی۔ مگر وائے قسمت ۔ ہوتا ہے شب روز تماشا میرے آگے

یہ سب کچھ ہمیں نیم وا، بند اور کھلی آنکھوں سے دیکھنا پڑتا ہے۔ بظاہر تو شیعہ اور بریلوی دو مختلف فرقے ہیں۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کے علیؓ اور حسینؓ مشترکہ ہیں۔ ''پنجتنی نعرہ'' دونوں ہی لگاتے ہیں۔ دونوں میں باپ بیٹا ''حاضر و ناظر'' ہیں۔ تاریخ پڑھی جائے تو کوئی شیعہ آج تک بریلوی نہیں ہوا بلکہ بریلوی ہی شیعہ بنتے دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھنے میں کوئی خاص فرق نہیں۔ وہ بھی قبر کو پوجتے ہیں یہ بھی۔ البتہ شیعہ اس قدر محتاط ہیں کہ وہ بری امام اور سیہون کے علاوہ کسی اور مزار پر کم ہی جاتے ہیں۔ یہ دونوں مزاران کے جو ہیں۔ البتہ بریلوی اس قسم کی میخ مین نہیں نکالتے۔ مزار کوئی بھی ہو..... کیسا بھی ہو..... کہیں بھی ہو.....بس شرک کرنے کو جگہ ملنی چاہئے۔ غیر اللہ کو سجدہ کر کے رسوا ہی ہونا ہے تو.....وہ کہیں بھی ہوا جا سکتا ہے .....اور وہ اس میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے۔

عاشورۂ محرم تو دس روز کا ہوتا ہے لیکن چہلم تک ماتمی لباس، سیاہ علم، مہندی اور پھر ڈولی وغیرہ چلتی رہتی ہے۔ کیا ممکن کہ یار لوگوں کو خیال آ جائے تو وہ بھی چالیس دن اور چالیس راتیں جشن عید میلاد النبیؐ منانے لگ جائیں۔ کوئی دلیل تھوڑی ہے اس امر کی....بس بہانہ چاہئے....اگر بات دلیل کی ہو یا ثبوت کی تو پھر تو یہ جشن بازی کچی مٹی کی طرح پانی میں بیٹھ جائے۔ یہاں تو بس ایک سے ایک بڑھ کر بدعت کرنا ہے اور وہ ہو رہی ہے۔

آئیں ..... تھوڑا سا تقابلی جائزہ نہ لے لیں !!!!

پاکستانی اہل تشیع، امام باڑوں کی بجائے بازاروں میں آکر پیٹتے ہیں۔☆ یہ بھی مسجدوں سے باہر نکل کر جشن عید میلاد النبیؐ مناتے ہیں۔ ان کے بھی مخصوص ماتمی روٹ ہیں۔ ان کے کارواں کے بھی مخصوص روٹ ہیں۔ وہ روتے ہیں...... یہ ہنستے ہیں۔ وہ کالا لباس پہنتے ہیں..... یہ سفید براق لباس پہن کر نکلتے ہیں۔ وہ گھوڑا لے کر آتے ہیں... یہ اونٹ لے کر نکل کھڑے ہیں۔ وہ سروں کے اوپر راکھ چھڑکاتے ہیں.... یہ روح کیوڑہ کی پھوار ڈالتے ہیں۔ وہ رات سے شام گئے بلکہ رات تک زنجیر زنی کرتے ہیں.... یہ بھی صبح صادق سے لے کر رات گئے تک ریکارڈنگ کرتے اور ڈھول پیٹتے ہیں۔ ان کو بھی عورتیں اور بچے دیکھنے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں... ان کو بھی عورتیں اور بچے دیکھنے بازاروں میں اُمڈ آتے ہیں۔ وہ بھی ناظرین کو انجوائے کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں...... یہ بھی خوب جی بھر کر جشن میں شامل ہونے والوں اور شامل ہونے والیوں کو بنظرِ غور تکتے ہیں۔

دورانِ جلوس اہلِ تشیع کیلئے بھی بازاروں میں کھانا تقسیم ہوتا ہے اور شربت کی سبیلیں لگتی ہیں..... بریلویوں کے شرکائے جلوس کیلئے بھی دیگیں آتی ہیں اور شربت کے ساتھ ساتھ دودھ کی سبیلیں بنائی جاتی ہیں۔ وہ بھی فلمی دھنوں پر مرثیے پڑھتے ہیں..... یہ بھی نئی نویلی فلمی طرزوں پر نعتیں، قوالیاں اور لوک گیت گاتے ہیں۔ ان کے ہاتھ مرثیوں کا ردھم سینے پر ہاتھ مار کر دھمک سے پیدا ہوتا ہے..... یہ تو کھلم کھلا آرکسٹرا، وائلن اور الیکٹرانک گٹار اور ہارمونیم بجاتے ہیں۔ رونا اس بات پر آتا ہے کہ یہ نادان انہی سازوں کو بجا کر نبی اکرم ﷺ سے محبت کا پرچار کرتے ہیں کہ جن کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں موسیقی کے آلات توڑنے کیلئے آیا ہوں اور ڈھول کی آواز پر آنحضرت ﷺ کا کانوں میں انگلیاں لے لینے کا واقعہ کس سے مخفی ہے؟

دورانِ جلوس الا ماشاء اللہ نماز وہ بھی نہیں پڑھتے اور نماز یہ بھی نہیں پڑھتے۔ انہیں غمِ حسینؓ میں نماز معاف ہے اور انہیں حبِ رسولؐ میں نماز سے چھٹی ہے۔ ان کے بھی علم، ان کے بھی علم۔ وہ سیاہ ماتمی ہوتے ہیں یہ سبز، سرخ، نیلے، پیلے..... لگتا ہے کہ آئندہ ماتمی دستوں کو بھی حسنِ کارکردگی پر جگہ جگہ انعامات

☆ (بازاروں میں پیٹنے کے یہ لائسنس انہیں انگریزوں نے مہیا کئے تھے۔ جن کا اصول تھا: (Divid and Rule) ڈیوائڈ اینڈ رول'' تقسیم کرو اور حکومت کرو'')

دینے اور اول، دوم، سوم قرار دینے کا سلسلہ چل نکلے گا۔

ٹریفک ان کی وجہ سے بھی رکتی ہے ....ٹریفک یہ بھی روکتے ہیں۔لوگ ان کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھوں بھی ذلیل ورسوا۔ دیوبندی اور اہل حدیث.......دو ہی مسلک ایسے ہیں جو ان دونوں میں شریک ہوتے ہیں نہ ان کے ہم نوا ہیں۔لیکن کیا کریں مجبور ہیں اور یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

رہ گئی بات ان فرقوں کے علماء کی.....وہ ذاکر ہوں یا میلادی علماء، سیزن لگ جائے تو سال بھر آسانی رہتی ہے اور اللہ کے فضل سے سیزن لگ جاتا ہے۔کیا ہی بہتر ہو کہ حکومت ٹریفک میں خلل اندازی، فرقہ واریت کے خاتمے اور دھماکوں یا تحفظ جان کے حوالے سے ان دونوں جلوسوں کے نکالنے پر پابندی لگا دے۔ وہ امام باڑوں تک محدود ہو جائیں اور یہ اپنی اپنی مسجدوں تک۔ ان دونوں کے جلوسوں سے نہ حضرت امام حسینؓ کو کوئی فائدہ ہے نہ خاتم المرتبت آنحضور ﷺ کو........ یہ اودھم، دھما چوکڑی، ہاہو، گانا بجانا، ناچ ورقص، جھومر، لڈی اور سب سے زیادہ وقت کا ضیاع اور فضول خرچی سے نجات مل جائے تو کیا برا ہے۔ یہ جلوس تو جسدِ اسلام پر ایسا کینسر بن چکے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

کیا ایسا ممکن ہے کہ ان فرقوں کے معروف، متین، مفکر اور دانشور علماء آگے بڑھیں اور اس ہنگامہ آرائی پر قدغن عائد کریں۔ جس نے جو بھی کرنا ہے اپنے گھر میں کرے۔خوشی ہو یا غم اپنی ذات، اپنی برادری، اپنی مسجد یا اپنے امام باڑے تک محدود رکھے۔اگر ایسا ہو جائے تو کیا برا ہے؟؟؟ لگتا ہے کہ ایسا جرأتمند کوئی پیدا نہیں ہوگا.....بس بات ہے مقابلے کی!!! مقابلہ ہو رہا ہے...ہوتا رہے گا۔اس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں.....اور نہ ہی یہ صحابہؓ کا عمل ہے۔اسلام میں اس کا کوئی ثبوت نہیں.....مگر یار لوگ ہیں کہ وہ ساری بدتمیزیاں، بے حیائیاں اور غیر سنجیدہ حرکات اسلام کی جھولی میں ڈالے جا رہے ہیں۔ دیکھیں کہ یہ طوفان کہاں جا کر تھمتا ہے.....رکتا بھی ہے کہ نہیں!!!!!!

ممکن ہے کہ کسی موقع پر اظہارِ قوت کے طور پر باقی دونوں مسلک بھی بازاروں میں نکل آئیں..... بدعات نہ کریں مگر بدعات کو روکنے کیلئے تو نکل سکتے ہیں ناں.....حکوت کو جان لینا چاہئے کہ اگر انہیں جلوس نکالنے سے روکا جائے تو یہ دونوں ہی نہیں رکیں گے.....یہ احتجاج کریں گے اور پھر اپنے حقوق کی خاطر جلوس نکالیں گے.....یہ کٹ مریں گے.....جل مریں گے۔قربانیاں دیں گے لیکن باز نہیں آئیں گے.....اسے

کہتے ہیں فرقہ واریت ۔حکومت پر یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ اس ملک میں فرقہ واریت کون پھیلاتا ہے؟؟ فرقہ واریت کا تو اسلام میں کوئی وجود ہی نہیں ہے۔اسلام تو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہؐ کا نام ہے۔آنحضورﷺ کی پوری زندگی میں ماتم اور جشن کے جلوس نہیں نکلے۔تو پھر یہ جلوس کیسے اسلام ہو سکتے ہیں؟ جبھی تو اس کا نام فرقہ واریت ہے..... یہ قابل مذمت ہے..... یہ قابل گرفت ہے.....اسی کی سرکوبی ہونی چاہئے.....اسی کا قلع قمع ہونا چاہئے.....اور اسی کیلئے سخت قانون بنانا چاہئے!!!!!

وماعلینا الاالبلاغ

عزیزم ابوبکر صدیق مع برادران کو صدمہ

ان کے والد گرامی حضرت مولانا قاری عبدالغفار کا سانحۂ ارتحال

پاکستان میں واحد عربی روزنامہ ''أهم الأخبار'' کے چیف ایڈیٹر عزیزم ابوبکر صدیق جو کہ ہمارے کزن مفتی محمد شفیع کے داماد ہیں کے والد محترم حضرت مولانا قاری عبدالغفار صاحب 18 مئی بروز ہفتہ مختصر علالت کے بعد اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان کی وفات کی خبر پہنچتے ہی جامعہ میں غم وصدمہ کی لہر دوڑ گئی۔تمام اساتذہ اور طلبہ نے ان کی قومی اور ملکی خدمات کو سراہا۔

ان کی میت کو اسلام آباد سے ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 10-R/102 جہانیاں خانیوال تدفین کیلئے لے جایا گیا۔نماز جنازہ میں شرکت کیلئے جہلم سے ایک بڑا قافلہ حافظ عبدالحمید عامر کی معیت میں خانیوال پہنچا۔جہاں انہوں نے ان کے نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی۔

ادارہ ''حرمین'' عزیزم ابوبکر صدیق اور دیگر ورثاء کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

موت العالم موت العالم

قحط الرجال کے اس دور میں گزشتہ کئی ماہ سے مسلسل علمائے کرام اس دنیا سے اٹھتے جارہے ہیں۔مگر ان کا خلاء پر ہوتا نظر نہیں آرہا۔اس صورت حال پر آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہوتی نظر آرہی